الحاد کی حقیقت

انسٹرکٹر : شیخ خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

دلیل، اس کی اقسام اور معیارِ قبولیت

- دلیل کا لغوی معنی: ہادی و مرشد کو لغوی لحاظ سے دلیل کہتے ہیں خواہ وہ علامت و نشانی ہو، یا اسے مقرر کرنے والا یا اس نشانی کی جانب راہنمائی کرنے والا۔
- اس اعتبار سے دلیل بروزن فعیل بمعنی فاعل یعنی دال ہے، جمع أدلہ اور أدلاء ہے۔
- استدلال کا لغوي معني: دلیل طلب کرنا۔
- مدلول: دلیل کا نتیجہ۔
- قرآن اور لفظ دلیل:
- قرآن مجید میں لفظ دلیل اپنے اسی لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے۔(الفرقان: 45)

"دلیل" کی اصطلاحی تعریف

- """مایلزم من العلم بہ العلم بشیءِ آخر۔"" (کشاف اصطلاحات فنون: ۲/۲۹۲)
- یعنی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ جس کے جاننے سے دوسری چیز کا علم ہو جائے۔
- مثلاً دھواں دیکھ کر آگ کا علم ہونا، گوبر سے جانور کا معلوم ہونا، پائوں کے نشان دیکھ کر انسان کا وہاں سے گزرنے کا علم وغیرہ وغیرہ۔
- نوٹ: دلیل کا اپنے مدلول کے ساتھ لزوم ضروری ہے، ورنہ وہ دلیل بننے کے قابل نہ ہوگی۔
- استدلال کی اصطلاحی تعریف:
- ذہن میں حاصل شدہ امور سے مقصدی امور تک رسائی استدلال کہلاتا ہے۔

دلیل کی اقسام

- انسان کے پاس علم حاصل کرنے کے تین ذرائع ہیں:
- (اول) حواس خمسہ (دوم) عقل (سوم) سچی خبر۔
- معیار قبولیت: کسی بھی دعوے یا مفروضے کو قبول کرنے کے لیے بنیادی طور پر دو اصول ہیں: (۱) عقلاً ممکن ہو (۲) دلیل عقلی یا نقلی سے اثبات ہو رہا ہو۔ مثلاً روشنی کی رفتار سے انسان کا سفر کرنا کبھی کسی کے مشاہدے میں نہیں آیا لیکن یہ عقلاً ممکن ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اس کا دعویٰ کر دے تو اس کی دلیل کو دیکھا جائے گا۔ اگر دلیل درست ہے تو خواہ ہماری عقل میں نہ بھی آئے دعویٰ تسلیم کرنا پڑے گا۔ انھی دو اصولوں کا استعمال ہم روزمرہ زندگی میں کرتے ہیں۔

عقل اور وحی کا باہمی تعلق

- عقل کا وحی کے سامنے رتبہ خادم کا آقا کے سامنے والا ہے کیوں کہ یہ اشیاء کا مکمل احاطہ نہیں کر سکتی،اس لیے یہ وحی کی محتاج ہے۔
- ثبوت اور نظیر